کشمیر بزور شمشیر قسط:28

تاریخ جموں وکشمیر

ابو محمد عبدالوہاب خان

10 -9 -89	PIA کے طیارے کی تلاش میں امریکی سیارہ بھی ناکام ہوگیا۔
22 -10 -89	سیاچن اور وولر بیراج دشمن کو دینے والے قوم سے معافی مانگیں۔ (وزیر اعظم بے نظیر)
16 -11 -89	چترال کے اسلحہ ڈپو میں آتش زدگی سے 40 افراد ہلاک۔
03 -12 -89	سیاچن پر 3 بھارتی چوکیاں تباہ کر کے قابض فوج کا صفایا کر دیا گیا۔
15 -12 -89	پاکستان نے لیزر گائیڈڈ طیارہ شکن میزائل تیار کر لیا۔
22 -01 -90	نئی دہلی میں وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان اور گجرال میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر طویل مذاکرات ہوئے۔
27 -01 -90	نئی دہلی میں پاکستان ہائی کمیشن پر ہندو غنڈوں کا حملہ۔ (حکومت پاکستان کا احتجاج)
30 -01 -90	حیدرآباد میں نقاب پوشوں کی فائرنگ سے 11 افراد ہلاک 25 زخمی۔
	ہم کشمیریوں کی حمایت سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ (وزیر خارجہ یعقوب خان کا قوم سے خطاب)
01 -02 -90	کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کا ہفتہ شروع کیا گیا۔
05 -02 -90	کشمیریوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے کے لیے ملک میں ہڑتال کی گئی۔
07 -02 -90	کراچی میں خونریزی کا سلسلہ شروع ہوا۔ فائرنگ اور جلاؤ گھیراؤ سے 41 ہلاک 15 زخمی۔
17 -02 -90	کراچی کے واقعات میں بھارت ملوث ہے۔ (سیکرٹری داخلہ)
21 -02 -90	فرانس پاکستان کو ایٹمی پاور پلانٹ دے گا۔ (صدر متراں)
11 -03 -90	بے نظیر نے مسئلہ کشمیر پر سیاسی رہنماؤں کی کانفرنس منعقد کی۔
12 -03 -90	بھارت کو کشمیر سے نکل جانا پڑے گا۔ (وزیر اعظم بے نظیر کا آزاد کشمیر اسمبلی سے خطاب)
15 -03 -90	کشمیر میں اقوام متحدہ کا کوئی کردار نہیں۔ (بھارتی وزیر خارجہ گجرال)
23 -03 -90	کشمیریوں کی امداد ہم کریں گے؛ وفاقی حکومت میں دم نہیں ہے۔ (وزیر اعلیٰ نواز شریف)
31 -03 -90	حریت پسند رہنما اشفاق مجید وانی کو شہید کر دیا گیا۔ (کشمیریوں کا احتجاج)

اخوت اسلامی قسط:10

صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؒ کی باہمی محبت

ابوعبداللہ

۴۔ أم کلثوم الکبریٰ بنت علی رضی اللہ عنہما : خلیفہ دوم امیر المؤمنین عمرؓ، رسول اکرم ﷺ کی آنکھ کا تارا، وزیر ومشیر، خسر اور ان سب سے پہلے مرادِ نبی تھے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ آپ کے مرشد ورہنما، استاد، داماد اور محبوب ترین ہستی تھے۔ اسی طرح جناب علیؓ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد، داماد، شہسوار اسلام اور عظیم المرتبت ہستی تھے۔ جناب عمرؓ آپ سے امورِ خلافت وسیاست میں مشورہ لیتے اور آپ مخلصانہ مشوروں سے نوازتے۔ لہٰذا حضرت عمرؓ نے انہی تعلقات اور دوستی کو مزید جلا بخشنے کے لیے اہل بیت نبوی سے دامادی کا رشتہ قائم کرنا چاہا۔ اس رشتہ داری کے اسباب وعوامل کیا تھے! معروف مؤرخ احمد بن یعقوب نے تفصیل کے ساتھ بایں الفاظ بیان کیا ہے ''۷اھ میں عمرؓ نے علیؓ بن ابی طالب کے پاس فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی بیٹی ام کلثوم کے لیے پیغام بھیجا تو علیؓ نے کہا کہ یہ چھوٹی ہے۔ عمرؓ نے کہا'' إنی لم أرد حیث ذھبت لکننی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : ''کل نسب وصھر ینقطع یوم القیامة إلا نسبی وصھری، فأردت أن یکون لی سبب وصھر برسول اللہ ...... ''علی صاحب آپ نے جو مطلب لیا ہے وہ میرا مقصد نہیں، میں نے تو رسول اللہ سے سنا ہے کہ ''قیامت کے روز ہر نسب وسبب (رشتہ داری بسبب نکاح) سوائے میری رشتہ داری اور دامادی وسسرالی کے ختم ہوگی۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے لیئے بھی رسول اللہ کے ساتھ اس حوالے سے رشتہ داری قائم ہو۔ پھر انہوں نے مبلغ دس ہزار دینار مہر ادا کیئے۔ [تاریخ یعقوبی ۱۴۹/۲ ، الشیعة واھل البیت ص ۱۰۵ ، نیز تاریخ الأمم والملوک ۱۶/۵ ، البدایة والنھایة ۱۳۹/۷ ،الکامل ابن الاثیر ۲۹/۳ ،طبقات ابن سعد ص ۲۴۰] میں مذکور ہے۔ اور معمولی ترمیم واضافہ کے ساتھ امام جعفر صادق نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے۔ سعید بن منصور خراسانی (ت ۲۲۷) ۱۳۰/۳ باب النظر إلی المرأة إذا أراد أن یتزوجھا میں، امام حاکم نے المستدرک ۱۴۲/۳ باب فضائل علی میں، متقی ہندی نے کنز العمال ۹۸/۷ ح ۸۲۵ میں بیان کیا ہے☆ [رحماء بینھم ۲/۲۱۲ـ۲۲۳ محمد نافع]

☆ مدینہ یونیورسٹی میں طالب علمی کے دوران میرے دوست عرفان الحق سیالکوٹی نے تمام معتبر کتابوں سے اس رشتے کے حوالے جمع کرنا شروع کر دیا تھا۔ پچھلے سال ملاقات پر معلوم ہوا کہ اس کام کو پورا کر لیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرا کثیرا (ابومحمد)

علامہ زین الدین عاملی رقمطراز ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی عثمان کو، دوسری بیٹی زینب ابوالعاص بن ربیع ؓ کو اسی طرح حضرت علی نے ام کلثوم عمر کو دے دی عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان ؓ نے فاطمہ بنت حسین سے، مصعب بن زبیر ؓ نے سکینہ بنت حسین سے شادی کی۔ یہ تمام داماد غیر ہاشمی تھے۔[الشیعة والسنة ص ۱۹۵، الشیعة واهل البیت ص ۱۰۹ بحواله مسالك الافهام شرح شرائع الاسلام كتاب النكاح باب لواحق المعتق طبع ایران ۱۲۸۲]

اس رشتہ داری کو درج شیعہ محدثین اور فقہائے عظام نے اپنی درج ذیل کتابوں میں بیان کیا ہے [شافی ص ۱۱٦، تنزیه الانبیاء ص ۱٤۱، ط ایران، مناقب آل ابی طالب ۱٦۲/۳، ط ممبئی، كشف الغمة ص ۱۰، حديقة الشيعة ص ۵۷۷، مجالس المؤمنين ص ۷٦، مصائب النواصب ص ۱۷۰ ط تهران، انوار نعمانية، بحار الانوار باب احوال اولاده وازواجه ص ٦۲۱ ط ایران، منتهى الآمال ۱۸٦/۱، ذكر اولاد امير المؤمنين ط ایران، شرائع الاسلام كتاب النكاح، فروع كافى نكاح باب تزويج ام كلثوم ۳٤٦/۵، الأصيلى ص ۵۸، ذكر بنات امير المؤمنين عليؑ]

علامہ ابن ابی الحدید نے روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے شاہ روم کے پاس ایلچی بھیجا۔ ام کلثوم زوجہ عمر نے چند دینار کی عطر خرید لی اور شیشی کی دو بوتلوں میں ڈال کر شاہ روم کی ملکہ کے لیے بطور تحفہ بھیجا۔ جوابی تحفے میں ایلچی جواہرات سے بھرے شیشے کے دو بوتلیں لے آیا۔ ام کلثوم نے جواہرات گود میں انڈیل دیں، اتنے میں امیر المؤمنین عمر داخل ہوئے اور کہنے لگا: یہ کہاں سے ملے ہیں؟ موصوفہ نے سارا واقعہ من وعن سنایا، تو جواہرات اپنے قبضے میں لائے اور کہنے لگے" یہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔" کہنے لگی: " یہ تو میرے تحفے کا بدلہ ہے۔" آپ نے کہا: " میرے اور تیرے درمیان فیصلہ تمہارا ابو کرے گا۔" جناب علی مرتضیٰ ؓ نے فیصلہ دیا " بیٹی تجھے تیرے دیناروں کی قیمت کے برابر ملیں گے، باقی جواہرات جملہ مسلمانوں کا حق ہے، کیونکہ انہیں مسلمانوں کے ایلچی نے اٹھالایا ہے۔" [شرح نهج البلاغة ٤/۵۷۵ باب لواحق العقد] **مزید دیکھیے:** [انساب الاشراف ۱ / ٤۲۸، جمهرة أنساب العرب ص ۳۷، المحبر زير عنوان اظهار على ص ۵٦ ط دكن، المعارف فى ذكر بنات على ص ۹۲ وص ۷۹ فى ذكر اولاد عمر بن الخطاب، الطبرى التاريخ الكبير، الثقات لابن حبان، اسد الغابة فى معرفة الصحابة]

صحیح بخاری کتاب الجهاد باب حمل النساء القِرب إلى الناس فى الغزو (ح ۲۸۸۱) کے تحت حضرت ثعلبہ بن ابی مالک ؓ سے روایت ہے کہ: " امیر المؤمنین عمرؓ نے مدینہ منورہ کی بعض خواتین میں چادریں تقسیم کیں، ایک عمدہ چادر بچ گئی تو بعض حاضرین نے کہا امیر المؤمنین یہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو دیجیے؛ ان کی مراد ام کلثومؓ بنت علی تھی۔ عمرؓ کہنے لگا: ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہے۔ ام سلیطؓ ایک انصاریہ عورت تھی، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپؓ نے فرمایا: ام سلیط جنگ اُحد میں ہمارے لیے پانی کے مشکیزے اٹھالاتی تھی۔" یہ مضمون درج ذیل کتب

حدیث وسیرت میں بھی ہے:[صحیح مسلم ، جامع ترمذی ، سنن ابی داؤد ، موطأ،سنن نسائی، سنن دارمی فرائض ص ۳۷ ، الفاروق بعنوان ازواج واولاد عمر]

ابوجعفر محمد بن حبیب ہاشمی بغدادی نے کتاب المحبّر میں زیرعنوان اصہار علیؓ لکھا ہے کہ ابراہیم بن نعیم بن نحام عدوی کی زوجہ رقیہ بنت عمر کی ماں ام کلثوم بنت علی ہے۔ اسے ابن قتیبہ نے المعارف ص ۸۰ میں لکھا ہے۔ اور ام کلثوم کی اولاد میں زید اور فاطمہ لکھا ہے۔[رحماء بینھم ۲/ ۲۲۵]عمار مولی حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ وہ ام کلثوم اور اس کے بیٹے کے جنازے میں شریک ہوئے ، بچے کو امام کے نزدیک رکھا گیا تو میں نے اس پر اعتراض کیا، حاضرین میں حضرت ابن عباسؓ ، ابوسعید خدریؓ ،ابوھریرۃؓ اور ابوقتادہؓ وغیرہ اصحاب رسول اللہ ﷺ موجود تھے،ان سب نے کہا'' ھذہ السنۃ''یہی طریقہ نبوی ہے۔[ابوداؤد جنائز باب إذا حضر جنائز رجال ونساء من یقدم ح۳۱۹] یہ ''بیٹا'' کون تھا؟ سعید بن منصور نے اپنے سنن میں روایت کی ہے'' أن ام کلثوم بنت علی وابنھا زید بن عمر أخرجت جنازتاھما ......'' کہ ام کلثوم دختر علی بن ابی طالب اور زید بن عمر دونوں کا جنازہ اکٹھے لایا گیا۔[عون المعبود جنائز زیرحدیث مذکورہ]نماز جنازہ عبداللہ بن عمرؓ نے پڑھائی۔[المعارف ص ۲۶۲ فی ذکر اولاد عمرؓ] ام کلثوم حضرت عمرؓ کے بعد محمد بن جعفر اور ان کے بعد عون بن جعفر کی عقد میں آئی۔[المعارف ص ۹۲]

امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کرتا ہے کہ'' ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید بن عمر ایک ہی گھڑی میں فوت ہوگیئے اور یہ پتہ نہ چل سکا کہ کون پہلے فوت ہوا۔ لہٰذا ایک کو دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا گیا اور اکٹھے نماز جنازہ ادا کی گئی۔[الشیعۃ والسنۃ ص ۱۹٤ ، بحوالہ تھذیب الاحکام ۹/ ۳۶۲، کتاب المیراث باب میراث الغرقی والمھدوم ، الشیعۃ واھل البیت ص ۱۰۷]

معاویۃ بن عمار اور امام جعفر صادق کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا :

معاویۃ: متوفی عنہا زوجہا عدت کہاں گزارے شوہر کے گھر یا جہاں چاہے؟

امام صادق: ''بلکہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، جب عمرؓ فوت ہوگیئے تو جناب علیؓ ام کلثوم کو اپنے گھر لے گیئے۔[فروع الکافی باب المتوفی عنھا زوجھا المدخول بھا أین تعتد ۲/ ۳۱۱،تھذیب الاحکام باب عدۃ النساء ۸/ ۱۶۱ ، ح۵۵۷،۵۵۸ ط تھران ، الاستبصار ۲/ ۱۸۵ابو ب العدۃ ، الشیعۃ والسنۃ ص ۱۹٤]

الأصیلی فی انساب الطالبین کے محقق مہدی رجائی نے طویل حاشیے میں حجۃ العلماء فی الانساب ابوالحسن عمری (از نسل

عمر الأطرف بن علیؓ) کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ نے کتاب مجدی ص ۱۰۷ میں نکاح ام کلثوم مع عمر اور ان کے بطن سے زید بن عمر کی ولادت اور بعض علمائے انساب کا اس نکاح کے زبردستی ہونے کا تذکرہ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ''مگر ان میں سے درست اور قابل اعتماد روایت یہی ہے کہ جناب عباسؓ بن عبدالمطلب نے امیر المؤمنین علیؓ کی رضامندی سے ام کلثوم کا عمر سے نکاح کر دیا اور ان سے زید بیٹا پیدا ہوا۔'' [الأصیلی حاشیہ نمبر ۵۸ ۔۵۹ ، الاسماء والمصاهرات ص ۱۱۷]

اس سے قبل علامہ باقر مجلسی فرما چکے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نکاح کا ذکر کرنے والی مستند روایات سے ماننا پڑے گا کہ جب حضرت عمر فوت ہو گیئے تو حضرت علی علیہ السلام ام کلثوم کے پاس آئے اور انہیں اپنے گھر لے گیئے ۔ اس کے علاوہ اور روایات بھی ہیں جو میں نے بحار الأنوار میں بیان کیا ہے۔ لہٰذا اس کا انکار عجیب بات ہے۔ [مرآۃ العقول ۲ ٤٥]

محکمہ اوقاف ومواریث کے شیعہ قاضی شیخ عبدالحمید الخطی نے شیخ صالح بن عبداللہ درویش سیشن جج قطیف سعودی عربیہ کے ایک سوال پر جواب لکھا کہ ''شہسوار اسلام حضرت علی المرتضیٰؓ کا عمر فاروقؓ سے اپنی بیٹی کی شادی کا معاملہ تو، ہم اس سے نفرت نہیں کرتے ۔ آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ موجود ہے اور آپ ﷺ تمام مسلمانوں کے لیے اسوہ حسنہ ہیں ۔ آپ ﷺ نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے نکاح کیا تھا۔ اور ابوسفیانؓ ،عمر بن خطابؓ کے مقام ومرتبہ کا نہ تھا۔ اس نکاح کے سلسلے میں جو غبار اڑایا جاتا ہے اس کا مطلق کوئی جواز نہیں ۔ [رحماء بینھم (عربی) ط دار ابن جوزی]

یہاں پر غصب وزبردستی کا دعویٰ مذکور اور منقول حوالہ جات کے حوالے سے تار عنکبوت سے بھی کمزور لگتا ہے۔ نیز عقل سلیم بھی یہ نہیں مانتی کہ عز وشرف اور مقام ومرتبہ میں غیر معمولی حیثیت رکھنے والے بنی ہاشم اسے برداشت کریں گے اور وہ بھی غیر معمولی طاقت وقوتِ ایمانیہ روحانیہ رکھنے والی عظیم ہستی حیدر کرار اسد اللہ الغالب الجبار، سیف من سیوف اللہ کے گھرانے سے ۔ کیا بنو ہاشم خاکم بدہن اس قسم کے اغوا کو برداشت اور ہضم کر سکتے ہیں؟ حاشا وکلا ۔ قریش اور بنو ہاشم کی بات ہی نہ کیجئے، عام عربی ماحول یہ تھا کہ بلعنبر کے شاعر قریط بن انیف بایں الفاظ ترجمانی کرتا ہے کہ

لا یسألون أخاهم حین یندبهم　　فی النائبات علی ما قال برهانا

''وہ اپنے بھائی سے، جب مصائب میں ان کو امداد کے لیے بلاتا ہے تو اپنے سچے ہونے کا ثبوت طلب نہیں کرتے۔''
بلکہ بلا چوں وچرا اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں ۔ جبکہ فند الزمانی یہ حکیمانہ ضابطہ بیان کرتے ہیں

وبعض الحلم عند الجهل للذلة اذعان　　وفی الشرّ نجاة حین لا ینجیک احسان

''بسا اوقات جہالت کے مقابلے میں بردباری سے کام لینا ذلت کی اطاعت کرنا ہے، جب تجھے احسان نجات نہ دے

تو پھر لڑائی میں نجات ہے۔''

اگر اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا جائے تو جناب شیر خدا علی رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی جرأت وفروسیت اور ہیبت ودبدبہ کا وصف سؤالیہ نشان بن جائے گا۔ دراصل اشکال یہاں سے پیدا ہوا ہوگا کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا میں غیر معمولی عمر کا فرق ہے، لہٰذا یہ رشتہ ناقابل امکان ہوگا۔ حالانکہ یہ ہرگز کوئی وجہ اشکال نہیں، کیونکہ عربوں کے ماحول، عادات واطوار پر ہم نظر دوڑاتے ہیں تو ان میں تفاوت اعمار کی زیادہ اہمیت نہیں ملتی ہے۔ دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں جب ام المؤمنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 54 اور حضرت عائشہ کی عمر 9 برس تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی محترمہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ برس تھی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا ''**الجارية الصغيرة هل يتمتع بها الرجل ؟ فقال " نعم إلا أن تكون صبية تخدع ،قيل وما الحد الذى إذا بلغته لم تخدع ؟ قال عشر سنين** ''[فروع كافى ٥/٤٦٣، التهذيب للطوسى ٧/٢٥٥] بعض علماء تشیع کے نزدیک اس سے بھی کم عمری میں تمتع جائز ہے۔ امام خمینی اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں ''**لابأس بالتمتع با لصغيرة ضما وتفخيذا. أى يضع ذكره بين فخذيها وتقبيلا** ''[تحرير الوسيلة ٢/٢٤١ مسئله نمبر ١٢] نیز اس کی تفصیلات دیکھیے [لله ثم للتاريخ للسيد حسين الموسوى ص ٣٥ وما بعدها]

حضرت عمر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا جب بیوہ ہوگئی تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر پیش کیا؛ حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حفصہ میں کیا مناسبت؟ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر سے دس سال چھوٹے تھے۔ آج بھی عربوں میں یہ کوئی معیوب امر نہیں، بلکہ رائج معاملہ ہے۔

۵۔ **ام كلثوم بنت ابراهيم بن محمد بن على مرتضى** رضی اللہ عنہ: ان کی شادی جناب ابوبکر بن عثمان بن عبیداللہ بن عمر بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔ [نسب قريش ص ٧٨]

اہل بیت نبوی اور بنوامیہ میں رشتہ داریاں

ان دونوں خاندانوں کے درمیان موجود وقائم تمام رشتہ داریوں کو بیان کرنا ممکن نہیں، کیونکہ بنوامیہ بھی بنو ہاشم کی طرح قریش کا مشہور اور بڑا خاندان ہے۔ لہٰذا چند رشتہ داریاں نذر قارئین کی جاتی ہیں:

۱۔ **بيضاء ام حكيم (عرف: قبة الديباج) بنت عبد المطلب بن هاشم الهاشميه**: آپ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اموی کی والدہ ہے۔ اور ہمیشہ باپردہ رہنے کی وجہ سے یہ لقب پڑ گیا تھا یعنی: (ریشمی گنبد)

۲۔ **رقیہ وام کلثوم** دختران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم: یہ دونوں یکے بعد دیگرے شرم وحیاء میں کامل سیدنا عثمان